السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ اپنے ان مومن بندوں پر جو کثرت سے اس کی عبادت بجالاتے ہیں۔ بیماریوں اور آزمائشوں کا کیوں بوجھ ڈالتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان اس زندگی کی آسائشوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے دو پہلو ہیں:

1۔ اعتراض کا پہلو اور 2۔ استرشاد (راہنمائی طلب کرنے) کا پہلو

اگر یہ سوال بطور اعتراض ہے تو یہ سائل کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو ہماری عقلیں نہیں پا سکتیں۔ جیسا کہ روح کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ الرّوحِ قُلِ الرّوحُ مِن أَمرِ رَبّى وَما أوتيتُم مِنَ العِلمِ إِلّا قَليلًا ٨٥ ... سورة الاسراء

''اور آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ وہ میرے پروردیگار کا ایک امر ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے۔''

یہ روح جو ہمارے اپنے جسم میں ہے۔ جو ہمارا مادہ حیات ہے۔ ہم اس کو نہیں جانتے تمام دانشور فلسفی اور متکلم و حکیم اس کی تحدید و کیفیت سے عاجز و درماندہ ہیں۔ یہ روح جو مخلوقات میں ہمارے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کے بارے میں جب ہم صرف یہی جانتے ہیں۔ جو کتاب و سنت میں مذکور ہوا ہے۔ تو دیگر مخلوقات کے بارے میں جو ہمارا علم ہے۔ وہ کس قدر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود لگالیجئے؟ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم سب سے عظیم سب سے جلیل اور سب سے بڑی قدرت والا ہے۔ ہم پر فرض ہے۔ کہ اس کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کردیں۔ اس کی کونی و قدری قضاء کو سر بسر تسلیم کرلیں کیونکہ ہم اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کے ادراک سے عاجز و قاصر ہیں لہذا اس پہلو سے اس سوال کے جواب میں ہم صرف یہ کہیں گے۔ کہ اس میں جو حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جو بہت علم والا بہت حکمت والا بہت قدرت والا اور بے حد وحساب عظمت والا ہے۔

اس سوال کے دوسرے پہلو۔ ۔ ۔ راہنمائی۔ ۔ ۔ کے اعتبار سے اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ مومن کی آزمائش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جس آزمائش سے مسلمان کو تکلیف ہو۔ اس کے دو بڑے فائدے ہیں۔
1۔ ایک تو اس آدمی کے ایمان کی آزمائش ہوتی ہے کہ اس کا ایمان سچا ہے یا متزلزل ہے؟ صادق الایمان مومن اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کا طالب ہوتا ہے اور اس سے اس کے لئے آزمائش آسان ہوجاتی ہے۔ ایک عابدہ خاتون کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی انگلی کٹ گئی یا ذخمی ہوگئی لیکن اس نے کسی تکلیف یا جزع فزع کا اظہار نہ کیا جب اس سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ''اس تکلیف پر اجر کی حلاوت نے اس پر صبر کی تلخی کو بھلا دیا۔''

مومن چونکہ اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی اُمید رکھتا ہے۔ لہذا وہ اس کے فیصلوں کے سامنے سر اطاعت خم کردیتا ہے۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صابر بندوں کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ وہ انہیں بغیر حساب کے اجر وثواب سے نوازے گا۔ صبر وہ بلند بالا مرتبہ ہے جسے صرف صبر کرنے والا ہی حاصل کرسکتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی اسی لئے بھی آزمائش کرتا ہے۔ تاکہ وہ صابرین کے درجے کے پالیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جو ایمان تقویٰ اور خشیت کے سب سے عظیم مرتبہ پر فائز تھے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا اور بوقت نزع بھی آپ ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی اور یہ سب اس لئے تھا کہ آپ کا مرتبہ صبر مکمل ہوجائے کیونکہ آپ تمام صابرین کے سردار اور ان سے بڑھ کر صبر کا مظاہرہ فرمانے والے تھے۔ اس سے آپ کے سامنے وہ حکمت واضح ہوجاتی ہے۔ جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی آزمائش فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نافرمانوں فاسقوں فاجروں اور کافروں کو جو بے پناہ صحت وعافیت اور رزق سے نوازتا ہے۔ تو یہ اس کی طرف سے استدراج ہے نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے۔:

ان الدنیا سجن المومن وجنة الکافر (صحیح مسلم)

''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔''

کافروں کو یہ نعمتیں اس لئے ملتی ہیں۔ تاکہ ان کے حصے کی تمام نعمتیں انہیں جلدی سے دنیا ہی میں دے دی جایئں اور روز آخرت ان کے حصے میں عذاب الٰہی کے سوا اور کچھ نہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَومَ يُعرَضُ الَّذينَ كَفَروا عَلَى النّارِ أَذهَبتُم طَيِّبـٰتِكُم فى حَياتِكُمُ الدُّنيا وَاستَمتَعتُم بِها فَاليَومَ تُجزَونَ عَذابَ الهونِ بِما كُنتُم تَستَكبِرونَ فِى الأَرضِ بِغَيرِ الحَقِّ وَبِما كُنتُم تَفسُقونَ ٢٠ ... سورة الاحقاف

''اور جس دن کافر آگ کے سامنے کیے جایئں گے۔ (تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کرچکے اور ان سے متمتع ہوچکے ہو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ اس کی سزا ہے) کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے۔ اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے۔''

حاصل کلام یہ کہ یہ دنیا کافروں کے لئے ہے۔ لیکن ان کے ساتھ استدراج کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس دنیائے آسائش سے آخرت کی طرف منتقل ہوں گے۔ تو وہاں عذاب الٰہی ان کے انتظار میں ہوگا۔ العیاذ باللہ۔ اور یقیناً وہ عذاب انہیں بہت سخت محسوس ہوگا۔ کیونکہ ایک طرف تو اس میں عبرت اور سزا کا پہلو ہوگا تو دوسری طرف دنیا کی نعمتوں اور آسائشوں سے محرومی کا احساس!

مومن کی دنیا میں آزمائش کا مذکورہ بالا دو فائدوں کے ساتھ ایک تیسرا فائدہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مومن س دنیا سے بہتر گھر کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یعنی وہ دکھوں اور مصیبتوں کے گھر سے خوشیوں اور مسرتوں کے گہوارے کی طرف جاتا ہے۔ تو اس کی خوشی دوچند ہوجاتی ہے۔ اس کے آلام ومصائب کا دور ختم ہوجاتا اور ابدی وسرمدی نعمتوں اور کامرانیوں کے دور کا آغاز ہوجاتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ]

جلددوم